یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہلحدیث

بلد ۵ نمبر ۳۵

مت دیکھہ کسی کا قول و کردار
اصحاب صفا کو دیکھہ و آثار
... مصطفی کو مثل ... کیا ہے
ہاں مہیں جسکا وہ وجھا کا ... تمثیل

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی امداد کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) مضامین و مسلہ ... بشرط اسکے ... درج ہوگی ... مگر نا پسند ... واپس ... نہ ہوگا ...

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ” ” سے
روساء و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداروں سے ” ۱۲/ عا
” ششماہی - ۱۲/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
” ششماہی ۳ ”

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خطوط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر - مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ جولائی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

ایک سوال

جبلپور سے ہماری پاس ایک اشتہار آیا ہے جس مین ایک سوال ہے جسے دیکھکر ہمین تعجب ہوا کہ مسلمان اس قسم کے سوال بہی پوچھتے ہین؟ اللہ اکبر ایک زمانہ تہا کہ مسلمانون کے بچے غیر قومون کو توحید سکہلاتے تہے آج ایک زمانہ ہے کہ مسلمانون کے بڑون کو بہی توحید کے متعلق سوال کرنیکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اصل جڑ اس خرابی کی یہہ ہے کہ مسلمان اپنی اصل پٹری سے گر گئے ہین یعنے جو سڑک ان کے لئے شاہراہ قایم ہوئی تہی اسکو چہوڑکر ادہر ادہر بہک گئے ہین۔ وہ شاہراہ کیا تہی **قرآن اور حدیث** جس کا مطلب یہہ ہے کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

کیونکہ قرآن مجید مین مسلمانون کو بتاکید سمجہایا گیا تہا کہ اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ یعنے جو خدا نے تمہاری طرف اتارا ہے اسکی پیروی کرو اور اسکے سوا کسی اور کی مت سنو!

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب فتوح الغیب مین ارشاد فرمایا ہے اجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیھما یعنے قرآن اور حدیث کو اپنا امام بنالو اور ادہر اودہر کسی کی بات کی طرف نظر نہ اٹہاؤ۔ فقہاء اور اصولیون نے بہی اسلئے کسی امتی کی بات کو سند نہیں بتلایا تبلاتے بہی کیسے جبکہ سب امت کو حکم ہے کہ تم قرآن و حدیث کی پیروی کرو پہر کسی امتی کو کیا حق حاصل ہے کہ اسکی کسی بات کو شریعت مین سند بنایا جاوے۔ اسلئے علماء اصول نے لکہا ہے کہ مجتہد کا قیاس معتبر ہے مگر اسکے لئے یہہ شرط ضروری ہے کہ شریعت مین اسکا کوئی مقیس علیہ پایا جاوے علاوہ اسکے وہ مقیس علیہ خود بہی خلاف قیاس نہو ورنہ قیاس صحیح نہوگا۔ بلکہ غلط قابل ترک ہوگا۔ علی ہذا القیاس اجماع بہی کوئی چیز بنفسہ مستقل سند نہین ہے بلکہ اسکا سہارا بہی کسی آیت یا حدیث پر ہونا چاہئیے (دیکہو کتب اصول) پس نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانون کو ہر ایک مسئلہ کی دریافت قرآن و حدیث سے ہونی چاہئیے جو مسئلہ قرآن و حدیث سے ملے اسے تو صحیح جانین اور جسکی شہادت ان دو سے نہ ملے وہ غلط سمجہین۔ بہرحال وہ سوال یہہ ہے کہ

استفتا کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے وقت یا التحیات مین السلام علیک ایہا النبی پڑہتے وقت آنجناب رسالتمآب

یادگار مرزا یعنی مرزا قادیانی کا خاص نمبر جس مین مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیون کی قلعی کہول کر دکہائی گئی ہے ۳/ کے ٹکٹ بہیجکر منگوالیں۔ (منیجر)

کیا معنے ہین۔ حیرت ہے آپنے حکم لگا دیا کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہین استغفر اللہ معاذ اللہ۔ بہلا وہی ملا علی قاری جو شرح فقہ اکبر مین۔ علم غیب کے عقیدے کو کفر لکہتے ہین اور اسپر تمام حنفی علماء کا اتفاق بتلاتے ہین وہی ملا علی یہہ فتوے دیوے کہ آنحضرت کو حاضر و ناظر جاننا چاہئے۔ اگر یہی ملا علی قاری ہین تو اس سے زیادہ بے اعتبار آدمی کون ہوگا۔

مختصر یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ مین کسی کی بات سند نہین ہو سکتی۔ اور ان بزرگون کے کلام کے معنی بعد غور ہمارے مخالف نہین بلکہ ان صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ درود پڑہنے والا بحسن ادب و اخلاص درود پڑہے کہ گویا مین حضور مین حاضر ہون نہ یہ کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہین۔ جو شخص ان دو معنے مین فرق نہ سمجھے وہ فتوی کے معزز منصب پر بیٹھنے کے قابل نہین۔

والعلم عند اللہ

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب

اپنے الہام متعلقہ موت مرزا مورخہ ۴ر اگست والی تصحیح لکہتے ہین کہ:۔

ایک غلطی کی اصلاح بخدمت مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجہے الہام ہوا تہا۔ اسکے الفاظ یہہ تہے ”۲۱ ساون ۱۹۶۵ء (۴ر اگست) تک مرزا ہلاک ہو جائیگا“

اسیطرح یہ الہام موٹی قلم سے لکہا ہوا میرے رجسٹر الہامات مین درج ہے اور اسی طرح بہران تمام رسائل پر قلمی لکہوایا گیا جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہرون مین بہیجے گئے چنانچہ جو رسائل شروع مئی مین دوبارہ بخدمت مولوی نور الدین صاحب و مرزا صاحب و یعقوب علی تراب وحکیم فضل دین صاحبان بہیجے گئے تہے اُنپر بہی اسیطرح درج ہے ۲۰ رسائل مارچ مین بخدمت عبدالغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بہیجے گئے تہے اُنپر بہی یہی درج ہے۔ ایک اور الہام تہا جسکے الفاظ تہے ”مرزا . . . کو مرض مہلک مین مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا“ اس مین جو تاریخ تہی وہ یاد نہین رہی تہی اسلئے یہہ درج رجسٹر ہی نہین کیا گیا تہا۔ جب ۵ مئی کو اخبارات کے نام مینے خط لکہے اُسوقت رجسٹر الہامات میرے پاس نہ تہا زبانی یادداشت کی بنا پر لکہنے سے یہ غلطی ہو گئی کہ ۱۶ فروری والا اور بعد کا الہام خلط ملط ہو گئے اور ۲۱ ساون الہام مین بجائے ”تک کے“ کو لا ہو گیا۔ و اللہ علی ما اقول شہید۔ والسلام۔ عبدالحکیم خان ایم بی۔

ایڈیٹر۔ اور کوئی شخص اس تصحیح کو مانے یا نہ مانے اُسکا تو اختیار ہے مگر جالی ذریت اگر اس سے انکار کرے گی تو کافر ہو جائے گی کیونکہ دجال اکبر (مرزا) نے خود آپکے الہام کو یون لکہا ہے کہ

”ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانون مین سے میرے مقابل پر کہڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا۔ ہان آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جسکا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعوی ہے کہ مین اسکی زندگی مین ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا اور یہہ اسکی سچائی کیلئے نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعوی کرتا ہے اور مجہے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پہلے اس نے میری بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدون اور میری جماعت مین داخل رہا۔ پہر ایک نصیحت کی وجہ سے جو مین نے محض للہ اسکو کی تہی برگشتہ ہو کر مرتد ہو گیا۔ اب اُسنے یہ پیشگوئی کی کہ مین اسکی زندگی مین ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک اسکے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجہے خبر دی کہ وہ خود عذاب مین مبتلا کیا جائیگا۔ اور خدا اُسکو ہلاک کرے گا اور مین اُسکے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالے کی نظر مین صادق ہے خدا اُسکی مدد کرے گا“ چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱-۳۲۲۔

کہان ہے دجال کی جوتیون کا غلام ایڈیٹر بدر جو ڈاکٹر کو اس تصحیح کرنے پر کانا دجال کہتا تہا (۱۱ر جون) کیا اب وہ اپنے آقا اور اپنے مولا پیر و مرشد نبی یا متنبی کو بہی ڈاکٹر کے الہام مین تک لکہنے پر وہی الفاظ لکہیگا یا نہین (ایسے انصاف کی امید نہین)

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتداء پر کافی بحث ہو چکی ہے لہذا اب اسکا خاتمہ قریب ہے صرف ایک آدہ مضامین جو حسب اعلان سابق مقررہ کے اندر اندر آئے تہے درج کئے جائین گے جن مین سے ایک آدہ باقی ہے۔

آج ایک مضمون مولوی محمد حسین صاحب حافظ آبادی ضلع گجرانوالہ حال مقیم